ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات

یوسف عباس ہاشمی

(ڈاکٹر قریشی یاد گاری خطبات کے تسلسل میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مسند نے ادارہ تحقیقات اسلامی کے تعاون سے ۱۰ تا ۱۲ مارچ ۱۹۸۶ ء کو دُنیائے اسلام کے معروف اسکالر ڈاکٹر اسماعیل فاروقی (مرحوم) کے خطبات کا اہتمام کیا جسکی تفصیلی روداد حسب ذیل ہے) ۔

دنیائے اسلام کے مشہور و معروف محقق اور مغرب کے مقابلے میں اساس اسلامی کی متشدِّد پیروی کرنے والے ڈاکٹر اسمعیل راجی الفاروقی تین دن اپنے تین مقالے تفصیلی اعتبار سے زیر بحث لائے ۔ صاحب خطبات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ انگریزی الفاظ کو عربی سانچے میں اور عربی الفاظ کو انگریزی سانچے میں ڈھالنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں ۔ تقریر کرتے وقت آواز کا اتار چڑھاؤ تحکمانہ گھن گرج اور الفاظ کا موزوں چناؤ اس تیقّن اور تحقیق کے علاوہ ہیں جو اللہ تعالی نے انکو ودیعت کی ہیں ۔

ڈاکٹر الفاروقی امریکن یونیورسٹی، بیروت جامعہ الازہر اور هارورڈ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں امریکہ، ایشاء اور افریقہ کی متعدد جامعات میں مہمان پروفیسر کی حیثیت سے اسلام، تقابل ادیان اور فلسفہ پر درس و تدریس کرتے رہے ہیں ۔ آجکل امریکہ کی ٹیمپل یونیورسٹی ,,فلاڈیلفیا میں مذاہب کے پروفیسر ہیں ۔ حال ہی میں آپ ہی کی منفرد کوششوں کی شکل میں امریکہ میں ایک اعلیٰ

تعلیمی ادارے اسلامک انسٹیٹیوٹ آف ایڈوانس اسٹڈیز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ متعلقہ ریاست سے الحاق مل چکا ہے اور ایم ۔ اے ۔ اور پی ایچ ۔ ڈی کی تعلیم شروع ہو چکی ہے۔ ہماری اطلاع یہ ہے کہ یہ ادارہ کسی مسلم ملک سے کسی مالی امداد کا خواہاں نہیں ۔

ڈاکٹر الفاروقی صاحب انگریزی اور عربی کی چھبّیس کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کے ایک سو سے زیادہ تحقیقی مقالے بین الاقوامی تحقیقی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں ۔

وسیع تر عنوان ,,موجودہ دور میں اسلامی ریاست،، کے تحت الفاروقی صاحب نے حسب ذیل تین مقالے پڑھے :

۱ ۔ اسلامی ریاست کا قابل عمل ہونا

۲ ۔ اسلامی ریاست کی ہیئت ترکیبی

۳ ۔ اسلامی ریاست کا دائرہ کار

اپنے پہلے لیکچر میں انہوں نے اسلامی ریاست کے خدوخال اور موجودہ دور میں اس کی اہمیت پر انتہائی تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات خوش آیند ہے کہ دنیا کے اکثر اسلامی ممالک میں زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا جذبہ زور پکڑ رہا ہے لیکن اسلامی انقلاب کے خلاف مغربی طاقتیں خصوصی طور پر پراپیگنڈہ کر رہی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھی اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن شکر ہے کہ اس کی مخالفت سیاست دانوں اور ابلاغ عامہ نے نہیں کی، اسلامی انقلاب بذات خود مغربی مفادات کے خلاف ہوتا ہے ۔ انہوں نے مسلمان ممالک کی حالت زار بیان کرتے ہوئے کہا کہ کئی ممالک میں محض پولیس کے ذریعے حکمرانی کی جا رہی ہے اور حکمرانی کو بچانے کے لیئے ایسے جرائم کیے جاتے ہیں جن کی مسلم تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی ۔ مسلم ممالک میں تعلیمی پستی اور اقتصادی بدحالی اور

ناکافی سماجی سہولتوں جیسے مسائل عام ہیں اس کے علاوہ عیسائی ادارے ان ممالک میں مسلمانوں کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں۔ مسلمان آج سیاسی اور فوجی لحاظ سے اس قدر کمزور ہیں کہ اسرائیل تمام ممالک کو چیلنج کر رہا ہے اور یہ مسائل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک حقیقی اسلامی خلافت قائم نہ کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل و دماغ میں اسلام موجود ہے اس جذبے کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ریاست وہ ہے جہاں شریعت کو سپریم حیثیت حاصل ہو۔ اس طرح شریعت کی حاکمیت بمعنی اللہ کی حاکمیت کے ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں شریعت کو ریفری کے طور پر تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد، مشترکہ مقصد، بہتر نظم حکومت، مضبوط معاشی حالت، خود انحصاری اور دشمن کے خلاف دفاع کی صلاحیت اسلامی ریاست کے اہم مقاصد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ریاست میں بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جاتا اور اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

پہلے جلسہ کی صدارت کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر جمیل جالبی کو کرنی تھی لیکن وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے اور جلسہ کی صدارت پاکستان ہجرہ کونسل کے صدر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے کی۔

دوسرے روز کی مجلس کے صدر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب بالقابہ تھے اس مجلس میں ڈاکٹر اسماعیل الفاروقی نے ,,اسلامی ریاست کی ساخت،، کے عنوان سے مقالہ پیش کیا جس میں فرمایا کہ :

,,اسلام میں کسی بھی قسم کی آمرانہ حکومت کی کوئی گنجائش نہیں ہے اسلامی نظام کے تحت خلیفہ کا منتخب ہونا ضروری ہے اور

اس انتخاب میں بھی ہر شہری کی رائے کو یکساں اھمیت دی جاتی ہے۔

پروفیسر الفاروقی نے کہا کہ اسلام میں مجلس شوریٰ کی حیثیت انتظامی ادارے کی ہوتی ہے وہ خلیفہ کو نامزد کرتی ہے جس کے بعد خلیفہ کے لیے لازمی ہوتا ہے کہ وہ عوام سے رائے لے اور یہ کہنا درست نہیں ہے کہ امیر کو تاحیات منتخب کیا جاتا ہے یہ مدت تین سے چار سال ہو سکتی ہے۔اگر یہ مدت زیادہ ہو گی تو ملک میں ملوکیت اور انتشار پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی حکومت میں عدلیہ کو ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہونا چاھیئے ججوں کی نامزدگی تا حیات ہونی چاھیئے اور انتظامیہ کو انہیں برخاست کرنے کا مجاز نہیں ہونا چاھیئے۔ اگر کوئی جج قانون کی خلاف ورزی کرے تو اسے صرف اعلیٰ عدالت ھی برخاست کر سکے اس کے علاوہ عدلیہ کو ریاست کے ہر معاملے کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاھیئے اسلامی ریاست میں لوگوں کو انصاف مفت فراہم ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام میں مجلس شوریٰ کو امیر کا محاسبہ کرنے کا بھی حق حاصل ہوتا ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے تیسری مجلس میں جو ۱۲ مارچ کو منعقد ہوئی ,,اسلامی ریاست کے دائرہ کار،، پر روشنی ڈالی ۔ اس مجلس کے صدر جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل چیمہ صاحب تھے ۔ ڈاکٹر فاروقی نے فرمایا کہ اسلامی ریاست کے پانچ فرائض ھیں ۔ (۱) تزمن (۲) عدل (۳) فلاح (۴) الدعوۃ (۵) جہاد ۔

تزمن سے مراد ہے امت کی فلاح و بہبود اور حفاظت اور اس کی ابتدا خاندان سے ہوتی ہے جو معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے۔ خاندان کی فلاح اور حفاظت سے معاشرہ کی فلاح اور حفاظت عبارت ہے۔ انسانی معاملات ، ذاتی تعلقات حد یہ ہے کہ فطرت سے انسان کے رشتہ میں عدل کا قیام و نفاذ اسلامی ریاست کا دوسرا فریضہ ہے۔ ظلم کا

قلع قمع اور بیخ کنی بھی عدل ہے۔اسلامی ریاست کا تیسرا فریضہ فلاح ہے یعنی تمام باشندوں کی مادی اور اخلاقی فلاح ، چوتھا فریضہ اعلائے کلمة الحق اور اسلام کی نشر و اشاعت ہے۔ پانچواں فریضہ جہاد ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے فرمایا کہ جہاد اسلام پھیلانے کے لیے نہیں بلکہ انسانی عظمت کے خلاف ہر عمل کی مخالفت میں فی سبیل اللہ جنگ کرنے کا نام ہے۔ اختتامی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے راقم الحروف (ڈاکٹر یوسف عباس ھاشمی) نے اولاً تو جامعہ کراچی کے وائس چانسلر ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا جو خود اردو ادب پر تحقیق میں آج بھی مشغول ھیں اور اعلیٰ پایہ کے مصنف اور نقاد ھیں قریشی مسند اور اسکے تحقیقی کاموں پر گہری اور مربیانہ دلچسپی پر اپنے تشکر کا اظہار کیا۔ بعد میں قاری محمد یونس صاحب کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے تینوں دن موضوعات کی مناسبت سے قرآن پاک کی متعلقہ آیات تلاوت کیں مثلاً پہلے دن اللہ کی حاکمیت اور اسکا مالک الملک ھونا ، دوسرے دن سنت رسولؐ کی دائمی اور شرعی حیثیت جہاں مومنوں سے کہا گیا ہے کہ اپنے درمیان رسول کو حکم بناؤ اور انکی معیاری تسلیم و رضا کرو، اور تیسرے دن وہ آیات پڑھیں جن میں اللہ تعالی نے مومنوں سے خلافت کی دائمی تنصیب نافذ کرنے کا وعدہ کیا ہے اور تمکنت فی الارض کا یقین دلایا ہے۔ آخر میں راقم الحروف نے ادارہ تحقیقات اسلامی کے ناظم اعلی ڈاکٹر شیر محمد زمان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جنھوں نے اور جن کے ادارے کے کارکنان نے انتہائی خوش اسلوبی سے خطبات کے انعقاد کا اہتمام اور انتظام کیا۔

آخر میں ڈاکٹر شیر محمد زمان نے اولاً تو ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے انعقاد کا انتظام ادارے کے سپرد کیا۔ بعدہ انھوں نے فکر انگیز مقالوں پر ڈاکٹر الفاروقی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

ڈائریکٹر جنرل نے تینوں دن حاضرین جلسہ کا بھی شکریہ ادا کیا تینوں دن کے جلسوں میں شرکت کے متعلق تین باتوں کا ذکر ہمارے لیے باعث صد طمانیت ہے۔ اولاً یہ کہ جسٹس چیمہ صاحب اور ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب ہر روز تشریف لائے۔ دوم یہ کہ تینوں دن پنڈی اور اسلام آباد کے اسکالروں دانشوروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سوم یہ کہ تینوں دن بارش کے باوجود اسلام آباد ہوٹل کا ڈائننگ ہال سامعین سے بھرا رہا۔

راقم الحروف اور ڈاکٹر زمان صاحبان نے نہ صرف ان حالات پر اپنی مسرت کا اظہار کیا بلکہ دونوں نے ٹی وی۔ ریڈیو اور اخبارات کا بھی شکریہ ادا کیا جن کے قابل قدر تعاون سے یادگاری خطبات کی کامیابی میں چار چاند لگ گئے۔

سال رواں میں امید ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی کوششوں سے چار خطبات کا انعقاد ممکن ہو سکے۔ امید ہے کہ جون یا جولائی کے شروع میں بین الاقوامی مجلس مذہب و امن (WCRP) کے سرگرم رکن ڈاکٹر ہومر اے جیک ,,مذہب تخفیف اسلحہ اور امن نکلیئر (nucleur) دور میں،، کے عنوان سے اپنا مقالہ پڑھیں گے۔ اسکے بعد امید ہے کہ انشاء اللہ اکتوبر یا نومبر میں بھارت کے مشہور مورخ جناب پروفیسر خلیق احمد نظامی،شاہ ولی اللہ اور تصوف پر تین مقالے پڑھیں گے۔ ان خطبات کے انعقاد کا انتظام پنجاب یونیورسٹی کرے گی۔

آخر میں قارئین کے لیے یہ اطلاع بھی خوش آیند ہو گی کہ دکتور خلیل انالچک عبدالروف اور اسمعیل الفاروقی کے سات مضامین قریشی مسند کے زیر اہتمام جولائی تک طباعت کے لیے تیار ہو جائیں گے۔

******